

نام اشاعت

117

آب

نام کتاب

محمد رفیع قادری شیبانی

مترتب

(تالیف: ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء)

محمد رفیع قادری (مما)

۸۲

۲۰۰۰

اکتوبر ۲۰۰۳ء

۸۲

۲۰۰۰

اکتوبر ۲۰۰۳ء

۸۲

۲۰۰۰

اکتوبر ۲۰۰۳ء

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاشغری بازار، شہزادہ کراچی، ۷۴۰۰۰

قصیدہ عجز و نیاز

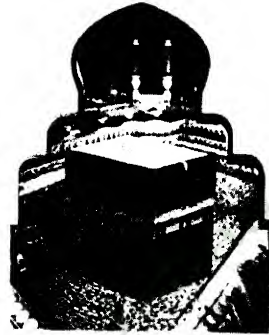
بختور سیدی دستری شاعر عرب و انجم و لقب مدینہ
حضرت علامہ مولانا فیاض الدین احمد مدنی علیہ الرحمہ
سیدی دستری بھر شریعت در ہر شریعت وہی وقت
حضرت علامہ مولانا قادری صاحب الدین صدیقی علیہ الرحمہ

یہ دونوں بزرگان دین دنیا کے اہلسنت کے دو درخشندہ ستارے ہیں
جن کی تابش اور فیاض و پاشیوں نے ایک عالم سوز ہے، جن کا فیش آج بھی
جاری و جاری ہے۔ ایک عالم ان سے مدحت و شرف اور نعمت رسول مقبول
کی دولت و لذت ملی۔ انھوں نے قہید پرورد شریف حبیب مقبول محمود قہید و جو
ہماری مجلس میں کثرت سے پڑھا جاتا ہے ان کی بدولت آج ہماری محافل
و مجالس کی زینت ہے۔

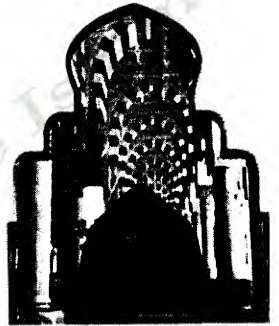
اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے
و طفیل ان دونوں بزرگان دین کے عداوت پر اپنی رحمت و رضوان کی پاشیوں
نازل فرمائے اور ہمیں ان کے فیوض و برکات سے مستفیع فرمائے اور ان کے
لغزش پر ہمیں گامزن فرمائے آمین

صفحہ نمبر	نعت شریف	صفحہ نمبر
39	مراد میں کی رہی ہیں	14
41	تو فتح رسالت ہے	15
43	داعیٰ وقت طیب قلب متعلل جاتا	16
45	کہیے کے دور کے سامنے	17
47	نوری مغلل پہ چادر	18
49	سیدی امت حبیبی	19
51	یا شاہد ام آگ نظر کرم	20
53	خسروی انجمنی گئی	21
54	میری آرزو محمد ﷺ میری جستجو مدینہ	22
56	گجری ہوئی فتنی ہے	23
57	صل علی محمد ﷺ	24
58	رحمت برس رہی ہے	25
59	میں مدینے چلا میں مدینے چلا	26

صفحہ نمبر	نعت شریف	صفحہ نمبر
7	ماہر لب اور مدبر لب کے افعال	1
12	لیکھ ہار	2
17	قہر یار: او شریف	3
19	وہی رب نبیؐ نے تھو لو	4
21	ماہر آواز: شاہدار مہر: عیو	5
23	پہ لے گل گل تار	6
25	امانے الازار پھرتے ہیں	7
27	نہل تھت پاتے ہیں	8
29	بھینی سہانی سج میں	9
31	عاصیوں کو درتھاراں گیا	10
33	عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ	11
35	دل میں ہو یاد تیری	12
37	نہ ہو آرام جس بنار کو	13



نمبر	نعت شریف	نمبر
61	خیر بھیرے کی رشتہ راجی - پین	27
62	ایسے رشتہ دار اچھے دعا سرا	28
64	دش بدینے کی جی ہو	30
66	جہاد سے بھی ملنا سرکار کا دین	32
68	دینے کا سر ہے اور میں تم دینہ امیر	34
69	من کو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض	36
71	روک جی ہے آپ کی بہت	38
72	مجھ کو لے یہ شہر بادشاہ و زانی	40
74	سرکار کوٹ اعظم	42
75	اسیروں کے مشن کشاف غوث اعظم	44
77	کھینے کے بدرالدینی تم یہ کرو دوں درود	46
79	مصلحتی جان رعت یہ لاکھوں سلام	48
81	درود ل کر مجھے عطا یا رب	50



فضائل مکہ مکرمہ

مکہ مکرمہ شہر اسلام اور اسلامیان عالم ہے۔ یمنین ان کا قبلہ ہے جس کو "کعبۃ اللہ" کہا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا پندہ خیر ہے۔ اور اسی نے اس شہر کو شہر امن قرار دیا ہے۔ اسے ام القریٰ، جلدہ المین، جلد طیبہ اور مدہ مبارکہ اسی نے کہہ کر اس شہر کو تبارک شام دی ہے۔

رمیہ لعلہ لیلین، معلم انسانیت ﷺ اسی شہر میں پیدا ہوئے، یمنیں بہت ہوئی اور چلی دی نازل ہوئی۔ یمنیں سے اسلام کا ظہور ہوا۔ آپ سی کی خواہش پر رقی و عاتق کے لیے کعبہ اللہ کو مسلمانان عالم کا قبلہ قرار دیا گیا۔ اس کے آس پاس کی حدود متعین کر کے اس کو حرم قرار دیا گیا۔ سب سے زیادہ عبادت اسی شہر میں آئی جاتی ہے۔ نیز حج عظیمہ اہم اسلامی رکن اور عبادت اسی شہر میں ادا کی جاتی ہے۔ نہ صرف یہ کہ عہد الحرام میں عبادت دنیا ہجر ساجد میں کی جانے والی عبادت سے ایک لاکھ گنا افضل قرار دی گئی ہے بلکہ پورے مکہ مکرمہ شہر میں ایک نیکی کے بدلے میں لاکھ نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ عین ماسے زیادہ انبیاء مرسلین مکہ میں دفن ہیں۔

سرکارِ ابد قرار ﷺ فرمایا ہے "جس نے حج کیا اور خوش کام نہ کیا اور قس نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوگا جیسا کہ اسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔" (بخاری)

فرمایا رسالت مآب ﷺ نے کہ "حج و عمرہ جتنی اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں کہ جیسے بھی لوہے، چاندی اور سونے کے سیل کو دور کر دیتی ہے۔ اور حج و عمرہ کا ثواب جنت ہی ہے۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

رحمتِ عالم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ حاجی ایسے گھر والوں میں سے چاروں افراد کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکلس جائے گا جیسے اس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا (بزار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لیے استغفار کرے اس کے لیے بھی مغفرت ہے۔" (بزار، بیہقی)

حضور کہے حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے

بڑی سرکار میں بیٹھے مقدر یاوری پر ہے

فضائلِ مدینہ منورہ

مدینہ منورہ کی شان یہ ہے کہ جب کوئی پاگاہِ رحیمہ لعلین ﷺ میں حاضر ہو تو اس کے گناہ و گنہاں چمکیں اور جب یہاں سے رخصت ہوا تو حضور اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ اس مقدس شہر کو فضیلتِ پیار سے محبوب ﷺ کی سکونت کے سبب ہے۔ آقا علیہ السلام کے صدقے اس مبارک شہر کو یہ کمال حاصل ہے کہ یہاں ایک نیکی کا صلہ پچاس ہزار نیکیاں ہیں۔ بلکہ خود رسالت مآب ﷺ نے دعا فرمائی ہے کہ "اے اللہ مدینہ منورہ میں دینی برکت دے اس سے جو تو نے مکہ مکرمہ میں برکت رکھی ہے۔"

(بخاری و مسلم) ہمارا ایمان ہے کہ حضور ﷺ کی دعا منظور و مقبول ہے۔ مدینہ منورہ میں مسجد نبویؐ، مہبطِ وحی رسالت ہے۔ یہاں ہر وقت نزولِ ملائکہ، تنزیلِ وحی و انزالِ وحی، صلواتِ وسلام و تلاوتِ کلامِ الہی اور تلاوتِ کتب کی آواز سننے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ بالخصوص اس مسجد میں جسدِ اطہر کی موجودگی کے سبب روضہ شریف کا خطہ ارضی ہر مقامِ ارض و ممالک سے افضل ہے نیز نبیوں سے اسلام پش ہو۔ اور نورِ جاہلیت پورے عالم میں پھیلا۔

منفی، عرفات، مزدلفہ کیلئے سامان کی فہرست

- ۱۔ تیج، مسواک،
- ۲۔ تولیہ، گھڑی کا لی والی،
- ۳۔ اسپرے بوتل، چھتری
- ۴۔ ہوا والا کپڑا، چادریں، دودھ دہ
- ۵۔ تریانی اور کھانے کے لئے تقریباً 500 روپے،
- ۶۔ کھانے کیلئے ڈبل روٹی، کھن لکٹ، ہنگو، فیروہ (چاریم کیلئے)،
- ۷۔ سلام و دعا کی فہرست، بلیٹون نمبر،
- ۸۔ سروروز، پتیلیں، فیروہ کی گولیاں،
- ۹۔ صرافین، پتیلیں، ڈوق، نعت، بہار شریعت حصہ ۶،
- ۱۰۔ معلم کا کارڈ ضرور ساتھ رکھیں (پورے سفر میں)۔
- ۱۱۔ ہر اسلامی بھائی، بہن اپنے ساتھ ۵۰ روپے ضرور رکھیں۔
- ۱۲۔ برتن، دھونے کی جالی، پلیٹ، گلاس، بجق، فیروہ۔

منفی شریف کی دعاء

اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنِّيْ فَاُمْنٌ عَلٰی بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ
عَلٰی اَوْلِيَائِكَ

عرفات شریف کی دعاء

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيتُ
وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

مدینہ شریف کی حاضری

حاجیہ آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کریں

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا خَيْرَ خَلْقِي اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَافِعَ
الْمُذْنِبِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْإِسْلَامِ
وَأَصْحَابِكَ وَأُمَّتِكَ أَجْمَعِينَ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کریں

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَثِقَ رَسُولِ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ
فِي الْغَايِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کریں

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
مُتَقِمَ الْأَرْبَعِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَزَّ الْإِسْلَامِ وَ
الْمُسْلِمِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اہل بیت کو سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ؕ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَاهْلِ الْبَیْتِیْنِ الْغُرَقَدْ ؕ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ

احکاف کی نیت

حرم شریف اور مسجد نبوی شریف میں احکاف کی نیت ضرور
کریں بغیر احکاف کی نیت کیے ذمہ شریف نہیں لی سکتے
لَوْیْتُ سُنَّتَ الْاَعْيَکَافِ ؕ

آب زم زم پی کر یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عَلَمًا نَّافِعًا وَرِزْقًا وَابِیْعًا
وَصِحْفًا مِنْ کُلِّ دَاۤءٍ ؕ

قصیدہ بردہ شریف

مَوْلَیَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَیْمًا اَبَدًا
عَلٰی خَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّیْمِ
اَمِنْ تَدَعُوْا جِسْرًا یَذِی سَلَمِ
مَزَحْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقَلَبِ یَدَمِ
مُحَمَّدُ سَبَدُ الْکَوْثَرِیْنِ وَالْفَلَاحِیْنِ
وَالْقَسْرِیْقِیْنِ مِنْ عَرَبٍ وَ مِنْ عَجَمِ
هُوَ الْخَبِیْبُ الَّذِیْ نَزَلَ جِی شَفَاعَتِهِ
لِکُلِّ هَوٰی عَنِ الْاَهْوَالِ مُنْتَجِمِ
فَالصِّدْقِ فِی الْعَاوِ وَالصِّدْقِ لَمْ یَرْمَا
وَهُمْ یَقْسُوْنَ مَا بِالْعَاوِ مِنْ اَرَمِ
بُنَسْرٰی لَمَّا مَغْشَوِ الْاِسْلَامِ اِنْ لَکَ
مِنْ الْعِیَایَةِ رَحْمَةً غَیْرَ مُنْهَلَمِ

يَا أَكْزَرَ الْخَلْقِ نَسَائِي مِنَ الْوُدِّ
يَوَاكِبُ عِنْدَ خُلُولِ الْخَادِثِ الْعَمَمِ
لَعَنُ رَحْمَةً رَبِّي جِيئَ يَفْسِنَهَا
تَأْتِي عَلَى خَسْبِ الْوَضِيانِ فِي الْقِسَمِ
وَالْأَلِ وَالضَّعْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ
أَهْلِي النَّفَى وَالنَّفَى وَالْجَلَمِ وَالْكَرَمِ
ثُمَّ الرِّضَاءِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَ عَنْ عُمَرَ
وَعَنْ عَلِيٍّ وَ عَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكُرَمِ
يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفَى تَلَعُ مَفَاصِدَنَا
وَأَغْفِرْ لَنَا مَا نَضَى يَا وَابِغَ الْكُرَمِ
يَا رَبِّ جَمْعًا عَلَيْنَا مِنْكَ مَعْصِرَةٌ
وَحُسْنُ خَاتِمَةٍ يَا مُبْدِي النِّعَمِ

وہی رب ہے

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمدن کرم بنایا
نہیں بھیک مانگنے کو ترا آستان بنایا
تجھے حمد ہے خدایا
تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطا
تمہیں دافع بلا یا تمہیں شافع خطا
کوئی تم سا کون آیا
وہ کواری پاک مریم وہ نوحہ فیر کا دم
ہے جب نشان اعظم عمر آئندہ کا چلایا
وہی سب سے افضل آیا
ہی ہوئے مدد دہ والے چمن بہاں کے تھالے
سمی میں نے پیمان ڈالے تیرے پایہ کا شہ پایا
تجھے بیک نے یک بنایا

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
 کہہ تو دیکھ چکے کہہ کا کہہ دیکھو
 رکن ثانی سے مکی وحشت شام غربت
 اب مدینہ کو چلو صبح ول آراء دیکھو
 آب زمزم تو پیا خوب بھجائیں پیائیں
 آؤ جو شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو
 زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینے
 ابر رحمت کا یہاں زور برسا دیکھو
 دھوم دھکی ہے دو کہہ پہ پتہ یوں کی
 اُنکے مشتاقوں میں حسرت کا ترنا دیکھو
 محل پروانہ پھر اکرے تھے جس شے کے نزد
 اپنی اُس شے کو پروانہ یہاں کا دیکھو

فلاذ فرغت فانصب یہاں ہے تجھ کو منصب
 جو گدا بنا چکے اب اھو وقت بخشش آیا

قسمت کرو
 واپسی آلائے فلاذ غب کرو مش سب کے مطلب
 کہ تمہیں کو نکتے ہیں سب کرو ان پر اپنا سنا
 بنو شافع خطایا
 ایسے خدا کے بندہ کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
 میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدا یا
 نہ کوئی گیا نہ آیا
 ہمیں اے رخصت تیرے دل کا پتہ چلا بخشش
 در روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
 یہ نہ پوچھ کیسا پایا

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں سلیچوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچانہ دیکھو
اولیں خانہ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں صیب نبی کا بھی تمنا دیکھو

زینت کعبہ میں مدھما دکھ عروصوں کا جناز
جلوہ فرما یہاں کوئین کا دولہا دیکھو
دھو چکا ظلمت دل بوسہ سنگ اسود
خاک بلاق مدینہ کا بھی رجبہ دیکھو

سبے نازنی سے وہاں کا پتہ پائی طاعت
جوش رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو
نور سے سن تو رہنا کعبہ سے آئی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پائے کا روضہ دیکھو

پھر کے گلی گلی تباہ

پھر کے گلی گلی تباہ ہو کریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جانے کیوں
رضعت کا لالہ کا شور عشق سے نہیں اٹھائے کیوں
سنتے ہیں اس کے سارے میں کوئی ہمیں جنگائے کیوں

بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی فریب کو
روئیں جو اب نصیب کو چین کو گنوائے کیوں
یاد حضور کی قسم غفلت عیش ہے ستم
خوب ہیں قیوم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فردوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ باز دوا اٹھائے کیوں
یا تو بونہی توپ کے جائیں یادیں دام سے پھرا نہیں
منت فیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں

اب تو نہ روک اسے نئی عادت رنگ بگڑ گئی
 میرے کرم پہلے ہی القہر تر کھلائے کیوں
 رنگ در حضور سے ہم کو خدا نہ مبر دے
 جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں
 ہے تو رخصتا نرا ستم جرم پہ گر جائیں ہم
 کوئی بجائے سو زخم ساز طرب بجائے کیوں

ماہانہ فاتحہ

عرس اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ اور علامہ قاری محمد مصلح الدین
 صدیقی علیہ الرحمہ کا ماہانہ عرس ہر اسلامی ماہ کی 7 تاریخ کو بمقام حزار
 قاری مصلح الدین علیہ الرحمہ متصل مبین مسجد مصلح الدین گارڈن
 (سابقہ کھوڑی گارڈن) میں مغرب تا عشاء منعقد کیا جاتا ہے۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
 تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
 جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
 در ہر یوں ہی خوار پھرتے ہیں
 آہ کل عیش تو کئے ہم نے
 آج وہ بے قرار پھرتے ہیں
 ان کے ایما سے دلوں باگوں پر
 خیل لیل و نہار پھرتے ہیں
 ہر چراغ مزار پر قدی
 کیے پروانہ دار پھرتے ہیں
 اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
 مانتے تاجدار پھرتے ہیں

جان ہیں جان کیا نظر آئے
کیوں عود گردِ خار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشیت طیبہ کے خار پھرتے ہیں
لاکھوں قدسی ہیں کامِ خدمت پر
لاکھوں رگِ دِ مزار پھرتے ہیں
ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

اقل محبت اس شعر کو یوں پڑھتے ہیں (مرحب)

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے شہدا ہزار پھرتے ہیں

چمک تجھ سے پاتے ہیں

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پالنے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے
مدینہ کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے غمہارے والے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چہمِ عالم سے چھپ جائے والے
میں ہر دم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جاہلِ حقانے والے
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے ادا جانے والے

بھینی سہانی صبح میں

بھینی سہانی صبح میں جھٹک جگر کی ہے
کلیاں کلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے
ڈالیں ہری ہری ہیں تو ہالیں بھری بھری
کھیت اہل پری ہے یہ پادش کدھر کی ہے
ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے
سوچا خدا کو تجھ کو یہ عظمت سڑکی ہے
ہم گرد کعبہ بھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر تار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے
کہ لگ نہیں کی سجدہ در سے چھڑاؤ گے
تجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا جگر کی ہے
ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے بریں ہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

چل اٹھ جہہ فرسا ہو ساقی کے در پر
دو جرو اسے میرے مستانے والے

تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے ابھیں
ہیں مگر عجیب کھانے خزانے والے
رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے ناک ہو جائیں بل جانے والے

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے
رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آتا
کہاں تم نے دیجھے ہیں پتہ رانے والے

نعت سیکھ لیں خواہ شہید حضرت سید ہیں

ہر منگل رات دس تا گیارہ گھنٹہ کا گندمی بازار میں نعت گلاس لگائی جاتی
ہے۔ جس میں ملک کے ممتاز نعت خواں نعت پڑھنے کی تربیت دیتے
ہیں۔ خواہ مخواہ شہید حضرت (پاچے کی عمر کے ہوں) اور جوع فرما ہیں۔

عاصیوں کو در تہہ راس مل گیا

عاصیوں کو در تہہ راس مل گیا
 بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا
 فضل رب سے پھر کی کس بات کی
 مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا
 کھٹ رازِ حق زانی یوں ہوا
 تم ملے تو حق تعالیٰ مل گیا
 اُن کے در نے سب سے مستغنی کیا
 بے طلب بے خواہش اتنا مل گیا
 باخدائی کے لئے آئے حضور
 زود ہوا نکلوا سہارا مل گیا
 خلد کیسا کیا چمن کس کا دشن
 مجھ کو سحر لائے مہینہ مل گیا

آنوشِ شوق کو لے لے جن کے لئے عظیم
 وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دشن لکھری ہے

بالِ بالِ روہینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
 او پاؤں رکھنے والے یہ چاچشم و سر کی ہے
 طیبہ میں مر کے خنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
 سیدیٰ مرکز یہ شہرِ شفاعت مگر کی ہے
 قسمت میں لاکھ بچے ہوں سو مل ہزار کج
 یہ ساری سچی اک تری سیدیٰ نظر کی ہے
 منکلا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
 دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے
 مانگیں گے لنگے جائیں گے مد مانگیں گے
 سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے
 نسکی وہ دیکھ بادِ شفاعت کہ دے دے ہوا
 یہ آبرو رضا تیرے دالانِ تری کی ہے

ان کے طالب نے جو چاہا پا لیا
ان کے سائل نے جو مانگا مل گیا
آنکھیں پُر خم ہو گئیں سر جھٹک گیا
جب تڑا نقش کتب پا مل گیا
تیرے در کے گلے ہیں اور میں غریب
مجھ کو روزی کا ٹھکانہ مل گیا
ہے محبت کس قدر نام خدا
نام حق سے نام والا مل گیا
اے حسن فردوں میں چائیں جناب
ہم کو سحر اسے مدین مل گیا

کھڑے ہو کر پا ادب درود و سلام پڑھیں

مدینہ طیبہ میں رہتے ہوئے گئیں اور شاہراؤں پر چلتے پھرتے جب کبھی
گنبد خضراء پر پہلی نگاہ پڑے کھڑے ہو کر پا ادب درود و سلام پڑھیں۔

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
کہ سب چلتیں ہیں شاد مدینہ
مبارک رہے قندلیو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خار مدینہ
بنا شہ نشیں خسرو دو جہاں کا
بیاں کیا ہو عز و وقار مدینہ
مری خاک یا رب نہ برباد جائے
میں مرگ کر دے فباہر مدینہ
رگ گل کی جب نازی دیکھتا ہوں
مجھے یاد آتے ہیں خار مدینہ
ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاک مزار مدینہ

چہرہ دیکھئے بارغِ جنت کھلا ہے
 نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ
 رچیں اُن کے جلوے ہمیں اُن کے چلنے
 مرا دل بہتے یادگارِ مدینہ
 دو عالم میں بتا ہے صدقہ یہاں کا
 ہمیں اک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ
 بنا آساں منزلِ امنِ مرہم
 گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ
 مراد دل چٹکی بے نوا دے
 خدا یا دکھا دے بہارِ مدینہ
 شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
 وہی ہیں حسنِ افتخارِ مدینہ

xxxxxxxx

دل میں ہو یاد تری

دل میں ہو یاد تری گوشہ تنہائی ہو
 پھر تو خلوت میں عجب اچھن آرائی ہو
 آستانے پہ ترے سر ہو اہلِ آئی ہو
 اور اسے جان جہاں تو بھی تماشائی ہو
 خاکِ پامال غریباں کو نہ کیوں زندہ کرے
 جس کے دامن کی ہوا بادِ مسیحا کی ہو
 اُس کی قسمت پہ فدا تحتِ شہی کی راحت
 خاکِ طیبہ پہ جسے جہنم کی ٹیند آئی ہو
 تاجِ وادوں کی یہ خواہش ہے کہ ان کے در پہ
 ہم کو حاصلِ شرفِ تاجیہ فرمائی ہو
 اک جھکت دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
 وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلے دیتے
 کب وہ چاہیں گے مری بشر میں رسوائی ہو
 خلعتِ مغفرت اس کے لئے رحمت لائے
 جس نے خاک در حیر چائے کفن پائی ہو
 یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
 ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو
 کبھی ایسا نہ ہوا اُن کے کرم کے صدقے
 ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ ہمیک آئی ہو
 جب اٹھے دستِ اعلیٰ سے مری ہستی کا حجاب
 کاش! اس پردہ کے اندر تری زیبائی ہو
 بند جب خوابِ اعلیٰ سے ہوں حسن کی آنکھیں
 اس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

xxxxxxxx

نہ ہو آرام جس بیمار کو

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے میں
 اچھا لیجائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے میں
 تمہارے در کے نگاروں سے پڑا پتا ہے اک عالم
 گزرا سب کا ہوتا ہے اسی محتاج خانے سے
 شبِ اسرنی کے ڈولہا پر چھاور ہونے والی تھی
 نہیں تو کیا غرض تھی اتنی جانوں کے بنانے سے
 کوئی فردوس ہو یا خلد ہو ہم کو غرض مطلب
 لکھا اب تو بس آپ ہی کے آستانے سے
 نہ کیوں ان کی طرف اللہ سو سو بیار سے دیکھے
 نہ اپنی آنکھیں ملے ہیں تمہارے آستانے سے
 تمہارے تو وہ اصلاں اور یہ نافرمانیاں اپنی
 ہمیں تو شرم سی آتی ہے تم کو منہ دکھانے سے

بہار غلہ صدقے ہو رہی ہے روئے عاشق پر
کلی جاتی ہیں کلیاں دل کی تیرے مسکرائے سے
زمین تھوڑی سی دیکھ سے بہر مرن اپنے کو چہ میں
لگا دے میرے پیار سے میری مٹی بھی ٹوٹنے سے
پلٹتا ہے جو دائر اس سے کہتا ہے نصیب اس کا
لے نائل تھا بہتر ہے یاں سے پھر کے جانے سے
بلا لو اپنے در پر اب تو ہم خانہ بدوشوں کو
پھریں کب تک ذلیل و خوار در در سے ٹھکانے سے
نہ پہنچے ان کے قدموں تک نہ کچھ حسنی عمل ہی ہے
حسن کیا پا جھتے ہو ہم گئے گذرے زمانے سے

دیکھو دیکھو
دو جہاں میں آبرو رکھ لیجئے
کو بُرا ہوں یا بھلا جیسا ہوں میں
سب تیرے ہی در کا کھلاتا ہوں

مرادیں مل رہی ہیں

مرادیں مل رہی ہیں شاد شاوان کا سوالی ہے
ایوں پر اٹھا ہے ہاتھ میں روضہ کی جالی ہے
تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے دلہی بے مثالی ہے
بش ہو یا ملک جو ہے ترے در کا سوالی ہے
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے
وہ چک داتا ہو تم شہسار ہاڑے کا سوالی ہے
دیا کرنا کہ اس سنگستان نے بھی گدڑی بچھالی ہے
وہ ہیں اقم والے جو تجھے والی کہیں اپنا
کہ تو اللہ والا ہے ترا اللہ والی ہے
فقیر دے نوادہ اپنی اپنی جھولیاں بھر لو
کہ ہاتھ رت رہا ہے فیش پر سرکار عالی ہے

توضیح رسالت ہے

توضیح رسالت ہے عالم ترا پروانہ
تو ماہ نہوت ہے اے جلوۂ جانانہ
جو ساقی کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے
ہر دل بنے میٹھانہ ہر آنکھ ہو میٹھانہ
دل اپنا چمک اٹھے ایمان کی طاعت سے
سر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ
سرشار مجھے کر دے اک جام لبالب سے
تا حشر رہے ساقی آباد یہ سے خانہ
تم آئے چھٹی بازی رونق ہوئی پھر تازی
کعبہ ہوا پھر کعبہ کر ڈالا قضا نہت خانہ
اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا نظیری
ہے زہر معاشی کا طیبہ ہی شفا خانہ

نکالا کب کسی کو بزم فیض عام سے تم نے
نکالی ہے تو آنے والوں کی حسرت نکالی ہے
نقطہ اتنا سبب ہے الفتاویٰ بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے
خدا شاہد کہ روز حشر کا کھٹکے نہیں رہتا
مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے
مرا دون سے تمہیں دامن بھرو گے نامرادوں کے
غریبوں بیکوں کا اور پیارے کون والی ہے
تمہارے در تمہارے آستان سے میں کہاں جاؤں
نہ مجھ سا کوئی نکس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے
شرف مکہ کی بستی کو ماہ طیبہ کی بستی سے
نبی والی ہی کے صدمے میں وہ اللہ والی ہے
حسن کا درد دکھ موقوف فرما کر بحالی دو
تمہارے ہاتھ میں دنیا کی آفتی بحالی ہے

ہر بکول میں بدھیری ہر رخ میں سموہ تیری
بلبل ہے تیرا بلبل پروانہ ہے پروانہ

سنگ در جاناں پر کرتا ہوں جنیں سائی
بہدہ نہ کچھ بھجی سر دوتا ہوں نذرانہ
گر پڑا کہ یہاں پہنچا سر مر کے اسے پایا
چھوٹے نہ الٹی اب سنگ در جاناں

جب صبح دنیا سے پاک کر اپنا دل
اللہ کے گھر کو بھی ظالم کیا بت خدا
پیتے ہیں ترے درد کا کھاتے ہیں ترے درد کا
پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ

آباد اسے فرما دیراں ہے دل نوری
جلوے تیرے بس جائیں آباد ہو دیراں
سرکار کے جلووں سے روشن ہے دل نوری
تاشتر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ

داغِ فرقتِ طیبہ

داغِ فرقتِ طیبہ قلب متقلل جاتا
کاش! گنبدِ خضر! دیکھنے کو مل جاتا
دم میرا نکل جاتا ان کے آستانے پر
ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا

میرے دل سے وصل جاتا داغِ فرقتِ طیبہ
طیبہ میں فنا ہو کر طیبہ ہی میں مل جاتا
موت لے کے آ جاتی زندگی مدینے میں
موت سے نکلے کر زندگی میں مل جاتا

ظلمہ زار طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا
پتھر پہنچے سر جاتا آگے آگے دل جاتا
دل پہ جب کرن پڑتی ان کے بزرگنہد کی
اس کی بزرگمت سے باغ بن کے کھل جاتا

کچھ کے در کے سامنے

کچھ کے در کے سامنے مانگی ہے یہ دعا فقط
 باتوں میں حشر تک ہے دامنِ حق فقط
 اپنے کرم سے اسے خدا شوقِ رسول کر عطا
 آخری دم لبوں پہ ہو صلی علیٰ صمد فقط
 طبیعت کی سیر کو ملیں قدموں میں لگے جان دیں
 دُجن ہوں ان کے شہر میں ہے یہی اٹھا فقط
 یوں تو ہر اک نئی دہلی رب کے حضور ہے شمع
 شامِ روزِ حشر کا ہم کو ہے آ سرا فقط
 معراج کا شرف ملا یوں تو ہر اک رسول کو
 عرش سے آگے جا سکے احمد حق فقط
 نورِ محمدی سے ہی کون دمکایں کو ہے ثبات
 مطلوب کا ثبات ہے محبوبِ کبریا فقط

فرقتِ مہینہ نے وہ دیئے مجھے صدمے
 کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو جلی جاتا
 دل مرا بچھا ہوتا ان کی راہ گزاردوں میں
 ان کے نقشِ پاستے یوں مل کے مستقل جاتا
 دل پہ وہ قدم رکھتے نقشِ پا یہ دل بنتا
 یا تو خاک پا بن کے پاسے متصل جاتا
 وہ خرام فرماتے میرے دیدہ و دل پر
 دیدہ میں فدا کرتا صدمے میرا دل جاتا
 در پہ دل جھکا ہوتا اذن پا کہ پھر بڑھتا
 ہر گناہ یاد آتا دل جھل جھل جاتا
 میرے دل میں بس جاتا جلوہ زارِ طیب کا
 داغِ فرقتِ طیبِ حسین کے کل جاتا
 ان کے در پہ پانچریں حریفیں ہوئیں پوری
 سائل درِ اقدس کیسے منفعل جاتا

دنیا کی ساری نعمتیں میری نظر میں بچک ہوں

رکتے کو سر پہ گر لیں ظلمین مصطفیٰ ﷺ فقط

نعت رسول پاک ہے نظم کا مقصد حیات

حشر میں بھی یوں پہ ہوسر کار ﷺ کی ثناء فقط

xxxxxxxxxx

ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنْنا سَجْدَةًنا وَمَوْلانا مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ) مَا هُوَ أَهْلُهُ

یہ درود پاک پڑھنے والے کے لیے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک
نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔ (طبرانی شریف)

توری محفل پہ چادر

توری محفل پہ چادر تھی نور کی

نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے

چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے وہ جہاں

کون جلوہ نما آج کی رات ہے

عرش پر دعوم ہے فرش پر دعوم ہے

ہے وہ بدرجہت جو آج محروم ہے

پھر یہ آئے گی شب کس کو معلوم ہے

ہم پہ لطیف خدا آج کی رات ہے

مہینو! آج گنج سٹا لوٹ لو

لوٹ لو اے مرغیو! شفا لوٹ لو

عاصیو! رحمت مصطفیٰ ﷺ لوٹ لو

باب رحمت کھا! آج کی رات ہے

اگر رحمت ہیں مخلوق پہ پھمائے ہوئے
آسمان سے مانگ ہیں آئے ہوئے

خود محمد ﷺ ہیں تشریف لائے ہوئے
کبھی راتِ فضا آج کی رات ہے
مانگ او مانگ لو چشمِ تر مانگ لو
دردِ دل اور حسنِ نظر مانگ لو
سبز گنبد کے سایہ میں گھر مانگ لو
مانگنے کا مزا آج کی رات ہے

اس طرف نور ہے اُس طرف نور ہے
سارا عالم مسرت سے معمور ہے
جس کو دیکھو وہی آج سرور ہے
مہک اپنی فضا آج کی رات ہے
وقت لائے خدا سب مدینے چلیں
لوٹنے راتوں کے خزیئے چلیں
سب کے منزل کی جانب بٹینے چلیں
میری صائم دعا آج کی رات ہے

میری انت حبیبی

دعاِ زیست کا میں نے پایا رحمت حق نے کیا پھر سایا
میرے آقا نے کرم فرمایا پھر مدینے کا بلاوا آیا
پہلے کچھ اٹک بہا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں
نعت جو ابر کرم کہلائے نعت جو اٹک کی سیڑی بن جائے
نعت جو درد کا دریاں کہلائے جس پہ آقا کی عنایت ہو جائے
اسیٹے ہیوٹوں پہ سجا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں
شکر میں سر کو جھکانے کیلئے داغِ حسرت کے مٹانے کیلئے
بنتِ خرابیہ جگانے کے لیے ان کے دربار میں جانے کیلئے
اذن سرکار سے پا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں
غم کے طرے بھی مجھے دکھائیں گے ہمارے بھی مجھے دکھائیں گے

چاند تار سے بھی تجھے دیکھیں گے خود نگار سے بھی تجھے دیکھیں گے

میں نظر سب سے بچا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں
دل یہ کہتا ہے چل جائے دو اشک کہتے ہیں کہ بہہ جائے دو
سر بہے بہے چین کہ جھک جائے دو روح کہتی ہے گرد آ جائے دو
ماز ان سب کے اٹھا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں
سناستے ہو جو در بود و کرم یوں کروں عرض کہ یا شاہ امر
آگیا آپ کا محتاج کرم اس گدگار کا رکھنے کا مجرم
شوق کو عرض بنا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں
ان کی رحمت میں ہے مینا میرا کیسے ڈوبے گا سفید میرا
دیکھ لو چہرے کے سینہ میرا دل ہے یا شہر مدینہ میرا
دل ادیب اپنا دکھا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں

یا شاہ ام اک نظر کرم

یا شاہ ام اک نظر کرم میری لاج تمہا سے ہاتھ سہکار
میری نیا لگا دو اپنے کرم سے بار
لوئی ہوئی آس ہوں میں دکھ سے بھرا دل ہے مرا
صلی اللہ سید المخبیرین صلی اللہ سید المخبیرین
نظر کرم بہر خدا کوئی نہیں تیرے سوا
صلی اللہ سید المخبیرین صلی اللہ سید المخبیرین
خزوار جہاں تسکین جاں اک شب تو تجھے بھی ہو دیدار
میری نیا لگا دو اپنے کرم سے بار
بارش ارم شہر ترا جس کی ہوا مشک سخن
صلی اللہ سید المخبیرین صلی اللہ سید المخبیرین
ہم ترا صل علی روح بیاں جان سخن
صلی اللہ سید المخبیرین صلی اللہ سید المخبیرین
ہوں دور مرے سب رخ دالم جو آؤں مدینے میں اک بار

خسروی اچھی لگی

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینے کی لگی اچھی لگی
دور تھے تو زندگی بے رنگ تھی بے کیف تھی
ان کے کوپے میں گئے تو زندگی اچھی لگی
ناز کر تو اے حلیہ سرور کوئین پر
گر لگی اچھی تو تیری جھوپڑی اچھی لگی
دالہانہ ہو گئے تو تیرے قدموں پر نثار
سرور کون دیکھان کی سادگی اچھی لگی
میں نہ جاؤں گا کہیں بھی در نہی کا چھوڑ کر
مجھ کو کوئے مصطفیٰ کی توکری اچھی لگی
آج محفل میں نیا نیا نعت جو میں نے پڑھی
عاشقان مصطفیٰ کو وہ بڑی اچھی لگی

میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار
سر تا قدم عصیاں میں ڈوبے ہوئے ہیں یہ نلام
صلی اللہ سید المرسلین صلی اللہ سید المرسلین
صرف امیدوں کی کرن تم پہ درود اور سلام
صلی اللہ سید المرسلین صلی اللہ سید المرسلین
رہے اس کا مجرم اے مونس تم کوئی اور نہیں ان کا بخوار
میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار
عاشی ہوں میں گلے نصیب رکھ لو مجرم رب کے حبیب
صلی اللہ سید المرسلین صلی اللہ سید المرسلین
روح ادب جاں ادیب تم ہی تو بوسب کے طیب
صلی اللہ سید المرسلین صلی اللہ سید المرسلین
تمہیں کیا ہے کی لگی مدنی تم دونوں جہاں کے بوجھار
میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار
یا شاہ ام اک نظر کرم میری لاج تمہارے ہاتھ سرکار
میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار

میری آرزو محمد ﷺ میری جستجو مدینہ

نہ ہی مال و زر و شہرت نہ ہی غلہ اور خرینہ
میری آرزو محمد ﷺ میری جستجو مدینہ
میں گدا نے مصطفیٰ ہوں میری عظمتیں نہ پچھو
مجھے دکھ کر جہنم کو بھی آگیا نہینہ
مجھے دشمنوں نہ چھیرو میرا ہے کوئی جہاں میں
میں ابھی پکاروں گا نہیں دور ہے مدینہ
میں مریش مصطفیٰ ہوں مجھے چھیرو نہ ملیں
میری زندگی جو چاہو مجھے لے چلو مدینہ
میرے ڈوبنے میں باقی نہ کوئی کسریٰ تھی
کہا المدد محمد ﷺ تو ابھر گیا سفینہ
سواا سکے میرے دل میں کوئی آرزو نہیں ہے
مجھے موت بھی جو آئے تو ہو سامنے مدینہ

میرا دل تڑپ رہا ہے میرا دل رہا ہے سینہ

کہ دوا و ہیں لے گی مجھے لے چلو مدینہ

کبھی اے تھکیل دل سے نہ مٹے خیال احمد

اسی آرزو میں مرنا اسی آرزو میں جینا

xxxxxxxxxx

دس منٹ کا درس

نور مسجد کا غدی بازار میں روزانہ بعد نماز عشاء (نوراً)
چند آیات بمعہ ترجمہ کفر الایمان عوام الناس کے
سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ شرکت فرما کر علوم قرآن
سے بہرہ مند ہوں۔

بگڑی ہوئی بنتی ہے

بگڑی ہوئی بنتی ہے ہر بات مدہینے میں
غم خوار محمد ﷺ کی ہے ذات مدہینے میں
جا کر تو کوئی دیکھے حالات مدہینے میں
رحمت کی برستی ہے برسات مدہینے میں
وہ دن بھی آئے گا وہ رات بھی آئے گی
دن گزرنے کا گئے ہیں اور رات مدہینے میں
روکو نہ مجھے لوگوں دیوانہ ہوں دیوانہ
قاپو میں نہیں رہتے جذبات مدہینے میں
جس کی نہ قیامت تک اللہ سحر ہو دے
ایک ہی بھی تو آجائے اک رات مدہینے میں
کیا زاد ستر پہنچو اسے قافلے دانو تم
لے جاؤں گا انگوں کی بارات مدہینے میں
وہ دن بھی تو آ بیٹا پیچیں گے نظہری سب
اترے گی غلاموں کی بارات مدہینے میں

صل علی محمد

اُجالے کیوں نہ ہوں دیوار و در میں
میں ذکر مصطفیٰ ﷺ کرتا ہوں گھر میں
دو جیسے ہیں کوئی دینا نہیں ہے
بہی لکھا ہے تاریخ بشر میں
یہاں ہے مانگتے ملا ہے گدا کو
نہیں کوئی بھی در ایسا نظر میں
چلا ہوں سوئے دربار رسالت
ہے میرے ساتھ اک خوشبو سحر میں
انہی کے نور سے تاپاں ہے سورج
انہی کی بھیک سنگھول قبر میں
مدہینے جاؤں آؤں پھر سے جاؤں
خدا تا عمر رکھے اس سفر میں
صحیح ان کا ہوں میں اک نام لیوا
سو میرا نام ہے اہل بنر میں

رحمت برس رہی ہے

رحمت برس رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
ہر شے میں نازگی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
ہر ایک بھر رہا ہے یہاں دامن مراد
نیرات مل رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
دولت سکوں کی ہر جگہ ہم ڈھونڈتے رہے
آخر یہ مل گئی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
آتے ہیں بخشوانے گناہوں کو گنا، گار
قسمت بدل رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
ایسا لگا کہ سامنے خود آگئے حضور
اک نعمت جب پڑی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
روشن ہے جس کے نور سے دونوں جہاں ریاض
ایسی شمع جلی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

میں مدینے چلا

بھر کرم ہو گیا میں مدینے چلا
ساقی! سنے پلا میں مدینے چلا
کیف سا چھا گیا میں مدینے چلا
کیا تاؤں ملی دل کو کیسی خوشی
مسکرائے گئی دل کی ہر اک گلی
سیرے آقا کا در ہوگا پیش نظر
روح مضطر خیر تو نکلتا ادھر
نور حق کے حضور اپنے سامنے قصور
برگنہ دکا نور رنگ کر دے گا دور
گنبد بزرگ جب پڑے گی نظر
سیرے گندے قدم اور ان کا حرم
لاج رکھنا خدا میں مدینے چلا

باتیں بھی مدینے کی

باتیں بھی مدینے کی راتیں بھی مدینے کی
 جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی
 تعریف کے لائق جب الفاظ نہیں ملتے
 تعریف کرے کوئی کس طرح مدینے کی
 عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرتے تھے
 اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پھینکی

وہ اپنی نگاہوں سے سستا نہ بنا لیتے ہیں
 رحمت بھی نہیں دیتے یتیموں کو پھینکے
 یہ رُخ ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا
 کوشش نہ کرے کوئی اس رُخ کو جینے کی
 ہر سال کے آنے کا اعزاز ہے یہ مرزا
 سرکار بنا لے ہیں تقدیر کہنے کی

ان کا غم چشم تر اور سوز جگر
 میرے صدیق عمر ہو سلام آپ پر
 اور رحمت سدا میں مدینے چلا
 کیا کرچا ادھر باندرہ رخت ستر
 چلن عہد رضا میں مدینے چل
 کیا یہ تو نے کیا اے عہد رضا
 سوچ تو کچھ ذرا میں مدینے چلا
 تیں تو بس یونہی قاتل کی اوقات کیا
 قافیہ یہ ملا تیں مدینے چلا

XXXXXXXXXX

دروود نور یہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًا عَلٰى سَيِّدِنَا
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِیْ نَتَخَلُّ بِهٖ الْعُقَدُ وَنَتَفَرِّجُ بِهٖ الْكُرْبُ
 وَنُقْضِیْ بِهٖ الْحَوَائِجُ وَنَتَّأَلُ بِهٖ الرَّغَائِبُ وَنُحْسِنُ الْحَوَائِیْمَ
 وَنُسْتَسْقِی الْعَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی اِلٰهِ وَاَصْحَابِهٖ
 فَبِیْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفْسٍ یَّعْبُدُ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لِّكَ یَا اَللّٰهُ

اے سبز گنبد والے

اے سبز گنبد والے منظور دعا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا
میں قبر اندھیری میں گھبراؤں گا جب تجہا
امداد میری کرنے آ جانا رسول اللہ ﷺ
روشن میری تربت کو اے نور خدا کرنا
مہم ہوں جہاں بھڑکے محشر میں مجرم رکنا
رسوا کے زمانہ ہوں دوزخ سے بچنا لینا
اک جام مجھے سرور کوثر کا عطا کرنا
اے نور خدا آ کر آنکھوں میں سا جانا
یا در پہ بلا لینا یا خواب میں آ جانا
لے پردہ میں دل کے پردے میں رہا کرنا

محبوب الہی سا کوئی نہ نہیں دیکھا
یہ شان ہے ان کی کہ سایہ بھی نہیں دیکھا
اللہ نے سائے کو چاہا نہ جدا کرنا
چہرے سے نہیا، پائی آن چاند ستاروں نے
اس نکتہ شفا، پائی دکھ درد کے ماروں نے
آتا ہے انہیں صابر ہر دکھ کی دوا کرنا
دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ
عقبنی میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
فیضوں جو در پاک بیتیر کے حضور
ایمان پر اس وقت اٹھانا مولیٰ
نقصان نہ دے گا تجھے مصیباں میرا
غفران میں کچھ خرچ نہ ہوگا تیرا
جس میں تیرا نقصان نہیں کرتے معاف
جس میں تیرا خرچ نہیں دے مولیٰ

ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہو

ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہو
 اور یاد محمد ﷺ کی مرے دل میں بسی ہو
 دوسو بلال رضی اللہ عنہ آٹے در در رضا ﷺ سا
 سرکار ﷺ عطا عشق ادبیں ﷺ قری ہو
 اسے کاش! میں بن جاؤں مدینے کا مسافر
 پھر روٹی ہوئی خلیفہ کو بارات چلی ہو
 پھر رحمت باری ﷻ سے چلوں گئے مدینہ
 اسے کاش! مقدر سے میسر وہ گھڑی ہو
 جب آؤں مدینے میں تو ہو چاک گریباں
 آنکھوں سے برسی ہوئی آنکھوں کی تھری ہو
 اسے کاش! مدینے میں مجھے موت ہوں گئے
 قدموں میں تیرے سر ہو مری روم چلی ہو

جب لے کے چلو گور غریباں کو جنازہ
 کچھ خاک مدینے کی مرے منہ پہ لگی ہو
 جس وقت کبیرین مری قبر میں آئیں
 اُس وقت مرے لب پہ لگی نعت ہی ہو
 اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
 اے دعوت اسانی! تری دعوت جی ہو
 آتا کا گدا ہوں اے جہنم تو بھی سن لے
 وہ کیسے جلتے جو کہ غلام مدنی ہو
 اللہ ﷻ کی رحمت سے تو جنت ہی ملے گی
 اسے کاش! مجھے میں جگہ ان ﷻ کے ملی ہو
 محفوظ! سدا رکھنا شہنا ﷻ بے ادبوں سے
 اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو
 مٹا رہا ہے سر مشر اسے کاش!
 دست خیمہ بیلگی سے یہی چٹھی ملی ہو

ہے شہد سے بھی بیٹھا

ہے شہد سے بھی بیٹھا سرکار کا مدینہ
کیا خوب مہکا مہکا سرکار کا مدینہ
جس کو پسند آیا سرکار کا مدینہ
مل کر لگے نعرہ سرکار کا مدینہ
جنت کا حسن سارا اس میں سٹ کر آیا
ہے حسن ہی سراپا سرکار کا مدینہ
ہر سمت رشتوں کی برسات ہو رہی ہے
ہے رشتوں کا دریا سرکار کا مدینہ
فرقت کی آگ میں جوں کو چھڑا رہے ہیں
ان کو دکھا خدایا سرکار کا مدینہ
اسے زائر مدینہ دل کو سنبھال لینا
دیکھ آ گیا مدینہ سرکار کا مدینہ

بیرک پر مرنے والے بیرک کو بھول جاتا
تو کبھی جو دیکھ لیتا سرکار کا مدینہ

طیبہ کی خاک سائے امراض کی دوا ہے
ترباق ہر مرض کا سرکار کا مدینہ
پھولوں کو چمتا ہوں کانٹوں کو چمتا ہوں
لگتا ہے جھ گو پیارا سرکار کا مدینہ
بہری نظر کو بھائے دنیا کا حسن کیسے
آنکھوں میں ہے سما یا سرکار کا مدینہ
جنت میں تیری رضواں سو گندہ از گہی ہے
ہے عشق میں ڈلاتا سرکار کا مدینہ
اللہ مصطفیٰ کے قدموں میں موت دیدے
مٹن بنے ہمارا سرکار کا مدینہ
نقدیر میں خدایا عطار کے مدینہ
لکھ دے نقطہ مدینہ سرکار کا مدینہ

مدینے کا سفر ہے

مدینے کا سفر ہے اور میں ندیدہ ندیدہ
 جنہیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ
 چلا ہوں ایک جہم کی طرح میں جانب طیب
 نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ
 کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
 کہاں میں اور کہاں اس روضہ اقدس کا نظارا
 کہاں میں اور کہاں اس روضہ اقدس کا نظارا
 نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ
 مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
 ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ
 بسارت کھو گئی لیکن نصیرت تو سلامت ہے
 مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ
 وہی اقبال جس کو ناز تھا کلی خوش مزاجی پر
 فراق طیب میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

سُن لو خدا کے واسطے

سُن لو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض
 یہ عرض ہے حضور بڑے بے نوا کی عرض
 اُنکے گدا کے در پہ ہے یوں بادشاہ کی عرض
 جیسے ہو بادشاہ کے در پر گدا کی عرض
 عاجز نوازیوں پہ کرم ہے مٹا ہوا
 وہ دل لگا کہ سنتے ہیں ہر بے نوا کی عرض
 غم کی گھنائیں چھائیں ہیں مجھ تیرہ بہت پر
 اسے مہر بن لے ذرے دست و پا کی عرض
 اسے بیکسو کے حامی و یار سوا تیرے
 کس کو غرض ہے کون سنے جھٹلا کی عرض
 انجمن سے دور نور سے معمور کر مجھے
 اسے دلف پاک ہے یہ اسیر بلا کی عرض

دکھ میں رہے کوئی یہ گوارا نہیں آئیں
مقبول کیوں نہ ہو دل درو آتش کی عرض

کیوں نالوں دوں حضور یہ دیں یہ عطا کریں
خود جانتے ہیں آپ میرے مدعا کی عرض
دامن بھریں گے دولت فضل خدا سے ہم
نالی کبھی گئی ہے حسن مصطفیٰ کی عرض

اَللّٰهُمَّ بُنْتَ اَقْدَامَنَا عَلٰی مَطَرِيْ اَهْلِ سُنَّةٍ وَ الْجَمَاعَةِ
اَللّٰهُمَّ بُنْتَ اَقْدَامَنَا عَلٰی مَذْهَبِ الْاِمامِ الْاَعْظَمِ اَبِيْ حَنِيفَةَ
اَللّٰهُمَّ بُنْتَ اَقْدَامَنَا عَلٰی مَشْرَبِ الْقُوْتِ الْاَعْظَمِ سَيِّدِ غَا الْقَادِرِ جِلَّ جَلَلِ
اَللّٰهُمَّ بُنْتَ اَقْدَامَنَا عَلٰی مُسْلِكِ الْمُجَبِّدِ الْاَعْظَمِ اِمَامِ اَحْمَدَ رَضِيَ

اے اللہ! ہمیں ثابت قدم رکھ اہل سنت و جماعت کے
راستے پر، امام اعظم رحمہ اللہ کے مذہب پر، حضور غوث اعظم
رحمہ اللہ کے مشرب پر، امام احمد رضا رحمہ اللہ کے مسلک پر

روک لیتی ہے آپ کی نسبت

روک لیتی ہے آپ کی نسبت تر جتے بھی ہم پہ چلتے ہیں
یہ کرم ہے حضور کا ہم پر آنے والے عذاب نکتے ہیں
وہ ہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی اور کھتے ہیں لایاں سب کی
آؤ بازار مصطفیٰ رحمہ اللہ کو چلیں کھوٹے نکتے وہیں پہ چلتے ہیں
اپنی اوقات صرف اتنی ہے کچھ نہیں بات صرف اتنی ہے
کل بھی نگوں پر آگے چلتے بھاب بھی نگوں پر ان کے پتے ہیں
ہیں کریم و کرم مثال وہی بھیک دیتے ہیں حسب حال وہی
ان کو آتا نہیں زوال بھی قسمیں جن کی وہ بدلے ہیں
اب ہمیں کیا کوئی دبائے گا اب ہمیں کیا کوئی گرائے گا
ہم نے خود کو گرا لیا ہے وہاں گرنے والے جہاں پہنچتے ہیں
ذکر سرکار کے اُجالوں کی ہے نہایت ہیں رفعتیں خالد
یہ اُجالے کبھی نہ ہمیں گے یہ وہ سورج نہیں جو ڈھلتے ہیں

مجھ کو طیبہ میں بلا لو شاہ زمانی

مجھ کو طیبہ میں بلا لو شاہ زمانی
دل کی حسرت یہ نکالو شاہ زمانی
شاہ زمانی آجہا کی مدنی
نگر نگر اور ڈگر ڈگر پھرتا ہوں مارا مارا
مجھ دکھیا کا اس دنیا میں کوئی نہیں سہارا
مجھ کو سینے سے لگا لو شاہ زمانی
برائے گنہگار منظر جنت سے ہے پیارا
کعبے کا کعبہ ہے روضہ پیارے نبی تمہارا
جالی روئے کی دکھا دو شاہ زمانی
جو بھی آیا ترسے در پر لوٹا کبھی نہ خالی
ہر سنگ کی چھوٹی تم نے رحمت سے بھر ڈالی
تم ہو ایسے ہی دیا لو شاہ زمانی

تمہی زیارت کے ہیں طالب کرو دور یہ دوری
ہمیں دکھا دو اپنا جلوہ حسرت کرو پوری
چہرہ نورانی دکھا دو شاہ زمانی
تمہی دنیا تمہا عقی ترسے عرش و کرسی
ترسے کارن بنے دو عالم جن وانساں قدسی
نظر رحمت ہم پر ڈالو شاہ زمانی
جن و بشر اور شاہ و گدا سب آپ کے در کے سوا
آپ کے در سے سب کا گزرا نوری ہو یا تاری
ہمیری قسمت بھی چنگ دو شاہ زمانی
دعا کرو سب مل کر یہ شہباز مدینے جائیں
جا کر دربار اقدس میں اپنا شیش ٹوٹیں
کہا قدموں میں سلا لو شاہ زمانی
XXXXXXXXXX

سرکارِ غوثِ اعظم

سرکارِ غوثِ اعظم! نظرِ کرم! خدا را!
میرا خالی کاسہ بجز درود میں فقیر ہوں تمہارا
سب کا کوئی نہ کوئی دنیا میں آسرا ہے
میرا بجز تمہارے کوئی نہیں سہارا
جہول کو میری بجز درود ورنہ کبھی دنیا
ایسے نئی کا ملکتا پھرتا ہے مارا مارا
مولیٰ علی کا صدقہ گنجِ شکر کا صدقہ
میری لاج رکھ لو یا غوث میں فقیر ہوں تمہارا
داکن پیارے در پہ لاکھوں ولی کھڑے ہیں
بتا ہے تیرے در پر کونین کا خزانہ
یہ عطائے دہگیری کوئی میرے دل سے پوچھے
وہیں آگے مدد کو میں نے جب جہاں پکارا
یہ تیرا کرم ہے یا غوث جو بلا لیا ہے در پر
کہاں رو سیاہ فریدی کہاں آستان تمہارا

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم
گھبرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لئے آؤ یا غوثِ اعظم
ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے
ترے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم
مریدوں کو شہرہ نہیں بخرم
کہ چیزے کے ہیں نا خدا غوثِ اعظم
جہیں دیکھ سنا اپنے آفت زدوں کا
جہیں درو کی دو دوا غوثِ اعظم
جہنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوثِ اعظم بچا غوثِ اعظم

جو دکھ بھر رہا ہوں جو تم سبہ رہا ہوں
کہوں کس سے تیرے سوا غوث اعظم

زمانے کے دکھ درد کی رنج و غم کی
ترے ہاتھ میں ہے دوا غوث اعظم
اگر سلطنت کی ہوں ہو فقیر و
کہو حینا اللہ یا غوث اعظم

لگا لا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوث اعظم
مری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے
کہ ہیں آپ مشکل کشا غوث اعظم

قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا
کہا ہم نے جس وقت یا غوث اعظم
کہے کس سے جا کر حسن اپنے دل کی
سنے کون تیرے سوا غوث اعظم

بچے کے بدرا دل ہے

بچے کے بدرا دل ہے تم پہ کروڑوں درد
طیپ کے ٹپس اٹھتے تم پہ کروڑوں درد
شائع روز جزا تم پہ کروڑوں درد
دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں درد

اور کوئی غیب کیا تم سے کہاں ہو بھلا
جسب شہزادی چہیا تم پہ کروڑوں درد
دل کو خنڈا مرا وہ کھٹ پا چاند سنا
بیت پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درد

وآت ہوئی اتھا سب وصف بھلا جواب
نام ہوا مہملی بھلا تم پہ کروڑوں درد
تم ہو حقیقت و حقیقت کیا ہے دلائل حقینیت
تم ہو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درد

سب سے بڑا سبب تیرکس کو ہونے ہیں عزیز

ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم

تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو

کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ

تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی

کوئی کمی نہ رہا تم پہ کروڑوں درود

آکھ عطا کیجئے اس میں فیاء دیجئے

جلوہ قریب آ گیا تم پہ کروڑوں درود

نام وہ لئے لیجئے تم کو جو رہی کرے

نجیب ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شع بزمِ جاہلیت پہ لاکھوں سلام

میر چر شا بیوت پہ لاکھوں سلام

گل باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شیر یارِ ارمِ تاجدارِ حرم

نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ ارم کے دلہن پہ لاکھوں سلام

نوشہ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سنتے دارالہ وہ کان

کانِ حقِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریخِ دل کا گم نہ ہو

اس چمک والی رنجش پہ لاکھوں سلام

عرشِ تافرش ہے جس کے زوے نہیں

اس کی قابو نہ راست پہ لاکھوں سلام

درد دل کر مجھے عطا یا رب

درد دل کر مجھے عطا یا رب، دے دے درد کی دوا یا رب
 لایق رہے گناہ کاروں کی نام نیک ہے ترا یا رب
 عیب میرے نہ غور، بیشتر میں نام ستار ہے ترا یا رب
 ہے عیب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفار ہے ترا یا رب
 یوں گوں میں کہ تھکے مل جاؤں یوں گما اس طرح ملا یا رب
 بھول کر بھی نہ آئے یاد اپنی مرید دل سے شک ہے ترا یا رب
 خاک کر اپنے آستانے کی پاؤں میں نہ کہ میں ترا یا رب
 میری آنکھیں مر رہی ہیں جیسے آہنگی ہے ترا یا رب
 منہقت و خمیختی خلی غصہ تو ہے باپ بہادر یا رب
 آسرا ہم گناہ گاروں کا اور مہربان ادا ہے ترا یا رب
 تو نے دی مجھ کو نعت اسلام پھر شفاعت میں نے کیا ترا یا رب
 کر دیا تو نے قادری مجھ کو تیری قدرت میں نہیں ترا یا رب

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
 اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
 جن کے بندے کو محراب کعبہ بھی
 ان بھوکوں کی لظافت پہ لاکھوں سلام
 جس طرف اُنکھ لگی دم میں دم آگیا
 اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
 جس کی تسکین سے رقتے بھٹے نہیں رہتے
 اس قسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
 شامی مالک احمد امام حنیف
 چار بانگ امامت پہ لاکھوں سلام
 نوٹ اعظم امام اقلی و اعلیٰ
 جلوہ شان قدرت پہ لاکھوں سلام
 کاش بیشتر میں جب ان کی آمد نہو اور
 بھیجیں سب آگے شہادت پہ لاکھوں سلام
 مجھ سے خدمت کے قدری نہیں ہاں رضا
 مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

نکلن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے وہ بھی تیرا دیا ہوا یا رب
 ہوگا دنیا میں قبر و محشر میں مجھ سے اچھا معاملہ یا رب
 اس نکلے سے کام لے ایسے یہ کما ہو کام کا یا رب
 ہر پھٹے کی بھلائی کا صدقہ اس نے کو بھی کر بھلا یا رب
 میں نے فقی ہوئی بگاڑی بات بات گجڑی ہوئی بنا یا رب
 مجھے ایسے غفل کی دسے توفیق کہ ہو ریشی تری رشا یا رب
 میں نے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى خاک پر رکھ کر سر کیا یا رب
 صدقہ اس دی ہوئی بلندی کا پستیوں سے مجھے بچا یا رب
 اہلسنت کی ہر جماعت پر ہر چنگ ہو تری عطا یا رب
 دشمنوں کے لیے ہدایت کی تجھ سے کرتا ہوں انتہا یا رب
 میری ماں میری بہنیں بھانجے سب پائیں آرام دوسرا یا رب
 اور بھی جتنے میرے پیارے ہیں عافیتیں سب کی ہوں روا یا رب
 میرے احباب پر بھی فضل رسد تیرا حیرے حبیب کا یا رب
 تو حسن کو اچھا حسن کر کے ہو مع انجیر خاتمہ یا رب

(پڑھاؤ)